Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت: فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۵ رجب ۱۳۹۳ھ، ۵ ظہور ۱۳۵۲ ہش، ۵ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۷۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

(مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے)

۲۴ر جولائی بروز منگل (بذریعہ ڈاک) آج حضور صبح گیارہ بجے کے قریب ریڈال Rydal سے ہوتے ہوئے گریس میر GRESSMERE تشریف لے گئے واپسی پر کچھ دیر کے لئے ایک جگہ ٹھہرے۔ ایک بجے کے قریب ہوٹل میں واپس تشریف لے آئے۔

۲۵ر جولائی بروز بدھ۔ آج صبح ۱۱½ بجے حضور رائی روز پاس (WRY ROSE PASS) کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں حضور کچھ دیر کے لئے ٹھہرے۔ شام پانچ بجے کے قریب ہوٹل میں واپسی ہوئی۔ پونے ۹ بجے کے قریب حضور کچھ دیر کے لئے ڈنر پر تشریف لے گئے۔ ۱۰½ بجے واپسی ہوئی۔

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی اور بخیریت کامیابی کے ساتھ واپسی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

رپورٹ ۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر انگلستان کے کوائف

خدام سے گفتگو ـ خطبہ جمعہ ـ ایک خطرناک حادثہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزانہ حفاظت

(محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے):

(یہ رپورٹ (محررہ ۲۱ر جولائی) کل بتاریخ ۴ر اگست امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام موصول ہوئی)

۲۰ر جولائی ۱۹۷۳ء

آج بروز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرفیلڈ میں (جو ڈیک فیلڈ اور بریڈ فورڈ کے پاس واقع قصبہ ہے) مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب کے مکان پر نماز جمعہ پڑھائی۔ واپسی پر دوسری کار کو جسے مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ چلا رہے تھے اور جس میں برادرم مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور خاکسار بھی سوار تھے۔ اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد اور صاحبزادہ مرزا انس احمد پچھلی سیٹ پر خاکسار کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک اچانک حادثہ پیش آگیا لیکن اللہ تعالیٰ نے سب کو معجزانہ رنگ میں اپنے فضل سے محفوظ رکھا۔ الحمد للہ۔ تفصیل اپنی جگہ پر اسی رپورٹ میں درج ہے۔

مرفیلڈ کو روانگی

آج صبح آٹھ بجے (۲۰/۷) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ و دیگر جملہ افراد قافلہ مرفیلڈ کو روانہ ہوئے۔ راستہ پہلے ہی حضور نے نقشے پر متعین فرما دیا ہوا تھا۔ حضور نے ناشتہ سوا نو بجے صبح موٹر وے نمبر ۶ (ایم ۶) پر سروس میں فرمایا۔ گاہک اپنی مرضی کا کھانا ایک ٹرے میں اٹھاتے چلے جاتے ہیں آخر میں رقم ادا کی جاتی ہے جسے مشین خود ہی بنا دیتی ہے۔ یہیں پر ایک پادری کے سامنے جو اینگلیکن (ANGLICAN) چرچ سے تعلق رکھتا تھا حضور نے اس انداز سے اسلام کے بنیادی اصولوں کو پیش فرمایا کہ ہر ہر مقام پر پادری صاحب کو اتفاق کئے بغیر کوئی راستہ نظر نہ آیا۔ جب حضور فرماتے کہ اسلام کا یہ عقیدہ ہے تو وہ تصدیق کرتا اور کہتا کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ حتیٰ کہ توحید کی بھی اس نے تصدیق کی۔

ساڑھے گیارہ بجے مرفیلڈ میں محترم ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب جو محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ کے فرزند نسبتی ہیں کے مکان پر پہنچے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف اور ان کی بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ آجکل یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اور محترم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب اور محترمہ سیدہ امۃ الحی سلمہا نے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ کا نہایت ادب، عقیدت اور مسرت کے ساتھ استقبال کیا۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب مع اپنی بیگم کے (جو انگریز ہیں اور مسلمان ہو چکی ہیں اور عیسائیوں میں اسلام کی خوب تبلیغ کرتی رہتی ہیں اور مع اپنے بچوں کے حاضر تھے۔ مکرم رشید احمد خاں صاحب مع بیگم صاحبہ ڈیک فیلڈ سے۔ مکرم میر ضیاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ اور ان کے صاحبزادے۔ عزیزم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب ابن ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب۔ مکرم مہر رفیع احمد صاحب سابق درویش قادیان اپنے آقا کے استقبال اور دیدار کیلئے پہنچے ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی اپنے خدام سے مل کر بیحد مسرور تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ جیسے محبت کی آگ آقا اور غلام دونوں کے دلوں میں یکساں طور پر فروزاں ہو۔ اور دونوں ہی باہم مل کر روحانی لذت حاصل کر رہے ہیں۔

خدام سے گفتگو اور ارشادات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب کے ڈرائنگ روم میں تشریف فرما ہوئے۔ احباب سے نہایت درجہ محبت اور شفقت اور بے تکلفی سے گفتگو فرماتے رہے اور احباب ہمہ تن گوش نہایت ادب کے ساتھ حضور کے ارشادات سے مستفید ہوتے رہے۔ حضور نے مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب سے نہایت پیار سے فرمایا کہ آؤ تمہارا امتحان لیں۔ اس کے بعد حضور نے ان سے کیمرے کے DEPTH OF FOCUS اور APERTURE کے متعلق سوالات کئے۔ جب کیمروں والوں میں سے کوئی بھی جواب نہ دے سکا تو جوابات بھی حضور نے خود ہی دیئے اور فرمایا کہ میرا سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس چیز میں انسان کو دلچسپی ہو اس کے متعلق حتی الامکان پوری واقفیت اور علم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ پروفیشنل ہونے کے بغیر بھی انسان مہارت حاصل کر سکتا ہے۔ مکرم ضیاء اللہ صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے بچے تو آدھی تصاویر ضائع کر دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کیمرے کے ذریعے سے میری کھینچی ہوئی کبھی ایک تصویر بھی خراب نہیں ہوتی۔

اسی سلسلے میں انگلستان میں قیمتوں کے تفاوت کا ذکر بھی فرمایا۔ اور فرمایا کہ وہی چیز جو سوین (SWAN) ہوٹل میں ۵۵ پنس کی ملتی ہے۔ اس کی قیمت ایمبل سائڈ (AMBLE-SIDE) میں ۹۵ پنس ہے۔

اسی ضمن میں حضور نے فرمایا کہ ضیاع نہیں ہونا چاہیئے۔ فرمایا کہ امریکہ میں کھانے کا بیحد ضیاع ہوتا ہے اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ جتنا کھانا وہ ضائع کرتے ہیں اس سے ساری دنیا کے انسان ایک وقت کا کھانا کھا سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ کئی نقصان اٹھا کر دنیا کی عقل جس نتیجے پر اب پہنچ رہی ہے۔ اسلام نے چودہ سو سال قبل نہایت عمدگی اور سہولت کے ساتھ پہلے ہی ہمیں وہ تعلیم دے رکھی ہے۔

انگلستان میں نوجوانوں میں لمبے لمبے بال رکھنے کا مرض جو عام ہو رہا ہے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا۔ یہ لوگ بندروں کی طرح ایک دوسرے کی نقل کر رہے ہیں۔ احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ اگر لمبے بال رکھنے ہی ہوں تو مسنون بال رکھیں۔

پیار میں بڑی طاقت ہے

فرمایا۔ سمجھانا بھی پیار سے چاہیئے۔ پیار میں بہت طاقت ہے۔ اس سلسلے میں مکرم ایوب صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ہم ۱۹۶۷ء میں سکاٹ لینڈ گئے تو گلاسگو میں ایوب صاحب نے بڑی مایوسی کے انداز میں کہا کہ میری تین بچیاں ہیں لڑکا کوئی نہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ مایوسی مومن کی شان کے خلاف ہے۔ چند ماہ بعد ان کا خط آیا کہ ان کے گھر میں امید سے ہیں۔ ایک نام لڑکی کا اور ایک نام لڑکے کا حضور تجویز فرما دیں۔ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے صرف لڑکے کا نام یعنی ابراہیم تجویز کر کے بھجوا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور لڑکا ہم دیا۔ جب مکرم ایوب صاحب پاکستان آئے تو ابراہیم کو بھی ساتھ لائے۔ ابراہیم جب میرے سامنے آیا اور میں نے اس سے پیار کیا تو چھلانگ لگا کر میری گود میں بیٹھ گیا۔ اس کے ابا۔ چچا اور امی اسکو لینے لگے تو ابراہیم نے ان کے پاس جانے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ میں نے اسے پہلی بار دیکھا تھا فرمایا کہ جب میں نے اس کی بڑی بہن کو پیار کیا۔ تو

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد دہلوی ـ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ـ مقام اشاعت ـ دفتر الفضل دارالرحمت وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رو پڑا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سے ملتا جلتا واقعہ اس مجلس میں بھی رونما ہوا۔ حضور نے مکرم ڈاکٹر سعید احمد خاں کی بچی کو بھی پیار کیا تو اس کا چھوٹا بھائی جس کی عمر تین چار سال کی ہے۔ چھلانگ لگا کر حضور کی پر شفقت گود میں جا بیٹھا۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا کے دل پیار سے جیتو۔ فرمایا پیار میں بڑی قوت ہے۔ کالج میں میں نے پیار بھی کیا۔ رات کو دو دو بجے تک بیمار طلباء کے سرہانے بیٹھا رہتا۔ اور پیار کے ساتھ ساتھ بغرض اصلاح سزا بھی دی۔ باپ کی طرح پیار کریں تو بچہ باپ کی سی سختی بھی برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ لیکن جب کبھی ایسی نوبت آئی تو سزا لینے والے طالب علم نے ہمیشہ ہی سزا لینے کے ایک آدھ گھنٹے کے بعد ہی معافی مانگ لی اور ندامت کا اظہار کیا۔ پنجاب یونیورسٹی کی اتھلیٹک چیمپین شپ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک بار جب بعض مقابلہ جات کے لئے میں چیف جج تھا۔ لاہور کے ایک کالج کے چند طلباء عین اس جگہ آن کر بیٹھ گئے جہاں ایک مقابلہ ہونے والا تھا۔ اسی کالج سے تعلق رکھنے والے ایک استاد سے جنہوں نے مارشل کا بلاّ لگایا ہوا تھا میں نے کہا کہ یہ آپ کے کالج کے لڑکے ہیں۔ ان سے کہیں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائیں۔ تو انہوں نے گھبرا کر کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ دیکھتے نہیں کس کالج کے لڑکے ہیں۔ ایسا نہ ہو میری بے عزتی کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر انسان اندر سے شریف ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ میں جاتا ہوں اور انہیں اُٹھا دیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ میں جا کر ان طلباء کے درمیان زمین پر ہی بیٹھ گیا۔ پہلے ان سے تعارف ہوا۔ پھر پیار سے باتیں ہوتیں۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ جس جگہ ہم بیٹھے ہیں یہاں یونیورسٹی کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ مجھے امید ہے آپ پسند نہیں کریں گے کہ کھلاڑیوں کو ہماری وجہ سے اپنی مہارت دکھانے کا پورا موقع نہ ملے۔ کیا بہتر نہ ہوگا کہ ہم یہاں سے اٹھ کھڑے ہوں۔ یہ کہہ کر میں خود اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور میرے ساتھ ہی سارے بچے مسکراتے ہوئے اٹھے اور چھلانگیں لگاتے ہوئے بیٹھنے والے حصے میں جا بیٹھے۔

فرمایا۔ غصے میں آنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ایک دفعہ جب میں لاہور سے قادیان جا رہا تھا تو ایک نوجوان نے لاہور سے امرتسر تک مجھے بے نقط گالیاں دیں۔ میں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ حتیٰ کہ وہ خود ہی خاموش اور کھسیانا ہو گیا۔ جاتے وقت مجھ سے اس نے ہاتھ ملایا اور کہا کہ اگر سب ہی آپ جیسے ہو جائیں تو آپ ہم کو جیت لیں گے۔

۱۹۵۰ء کے سیلاب کے دوران حکومت نے سیلاب زدگان کو خوراک مہیا کرنے کا کام ہمارے کالج کے نوجوانوں کے بھی سپرد کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ سیلاب کی وجہ سے لاہور کے مضافات اور ارد گرد کے دیہات چھوٹے چھوٹے جزیروں کی طرح پانی میں گھر گئے تھے میرے دوست ظفر الاحسن صاحب اس وقت لاہور کے ڈی سی ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب زدگان کو اپنے کالج کے طلباء کے ذریعہ روٹیاں اکٹھی کر کے پہنچائیں چنانچہ میں نے ساٹھ ستر طلباء کو شہر میں روٹیاں اکٹھی کرنے کے لئے بھیجا۔ پرانے شہر کے کسی دروازے کے اندر یہ نوجوان گئے۔ تو بعض شوخ نوجوانوں نے انہیں کہا کہ آج تو آپ آ گئے ہیں اس کے بعد نہ آئیں ورنہ چانٹے پڑیں گے۔ میں نے کالج کے طلباء کو کہا کہ کل ضرور جائیں۔ اور اگر وہی نوجوان تمہیں ملیں۔ تو ان سے کہیں کہ ہزاروں سیلاب زدگان بھوکے ہیں۔ اس وقت ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ ان کو روٹی ملے۔ یہ مقصد نہیں کہ ہمیں چانٹے نہ پڑیں۔ اس لئے جتنے چانٹے چاہو مار لو لیکن ایک معاہدہ کر لو۔ اور وہ یہ کہ فی چانٹا ایک روٹی دیتے جاؤ۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ جب ہمارے طلباء ان نوجوانوں سے ملے۔ تو ان کا یہ پیغام سنکر وہ بے حد شرمندہ ہوئے۔

قدرت خداوندی کے حسین مناظر

فرمایا لیک ڈسٹرکٹ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بہت حسین مناظر پائے جاتے ہیں اور سارا علاقہ بیحد سرسبز اور خوبصورت ہے۔ اس پر میر ضیاء اللہ صاحب نے عرض کیا۔ حضور مغربی افریقہ میں تشریف لے گئے تھے۔ کیا وہاں بھی ایسے ہی سرسبز علاقے ہیں۔ فرمایا اگرچہ یہ علاقہ بے حد خوبصورت ہے۔ لیکن مغربی افریقہ کے مقابلے میں تو یہ کوئی چیز ہی نہیں۔ وہاں تو اس قدر سبزہ ہے کہ سڑک کے کنارے نصب شدہ سنگِ میل چند روز ہی میں گھاس کے اندر غائب ہو جاتے ہیں۔ اگر التزام کے ساتھ گھاس کی کٹائی نہ ہوتی رہے تو سنگِ میل نظر ہی نہ آئیں۔ وہاں تو ایسے جنگل ہیں کہ اگر بیس گز بھی کوئی ان کے اندر چلا جائے تو اسے پتہ ہی نہیں چل سکیگا کہ سڑک تک پہنچنے کیلئے کس طرف جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت دیا ہے لیکن بے چاروں کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سب کچھ دیا لیکن انسان نے ان سے سب کچھ چھین لیا۔ چنانچہ جنرل یعقوبو گوان سربراہ مملکت نائیجیریا سے میری ملاقات ہوئی۔ تو میں نے ان سے کہا۔

You had all you have been deprived of all.

آپ کے پاس ہر چیز تھی اور آپکو ہر چیز سے محروم کر دیا گیا۔ اس پر انہوں نے کہا۔

How true you are.
How true you are!

آپ نے کتنی سچی بات کہی ہے۔ کتنی سچی بات کہی ہے۔

پیشگوئیوں کا ذکر

پیشگوئیوں کے متعلق فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بشارتیں دی ہیں وہ پوری ہو کر رہیں گی۔ کبھی ٹل نہیں سکتیں۔ لیکن پیشگوئیاں اپنے مقدر وقت پر جا کر پوری ہوتی ہیں۔ پیشگوئی کی مثال گلاب کے پھول کی طرح ہے۔ گلاب کے پھول کی پتیاں آہستہ آہستہ کھلتی ہیں۔ ایک ہی وقت میں سارا پھول نہیں کھل جاتا۔ یہی حال پیشگوئیوں کا ہے۔ یہ بھی پھول کی طرح پورا ہونے کیلئے اپنا وقت چاہتی ہیں۔ ڈنمارک کے پادریوں کی ایک خود ساختہ پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ۱۹۶۷ کے سفر کے موقع پر ۱۸۵ میں سے ۱۸۴ اخباروں نے ہمارا اور اسلام اور احمدیت کا ذکر کیا۔ پادریوں نے اخبارات کے اس رجحان کو روکنے کیلئے ایک جھوٹی پیشگوئی کر دی کہ چھبیس دسمبر کو دنیا تباہ ہو جائیگی۔ فرمایا میں نے ڈنمارک مشن کو کہا کہ میری طرف سے جوابا یہ اعلان کر دیں کہ دنیا ۲۶ دسمبر کو تباہ نہیں ہوگی۔ فرمایا کہ یہ اندازہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں لگایا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق دنیا اگر رجوع بخدا نہ ہوئی تو قیامت خیز ہلاکت کا واقعہ موسم بہار میں ہوگا۔ پادریوں نے بڑا خرچ کر کے اس تباہی سے بچنے کیلئے جس کا اعلان انہوں نے کیا تھا بڑے بڑے زمین دوز تہ خانے تعمیر کروائے تھے۔ ۲۶ دسمبر کو پریس والے انکے پاس پہنچ گئے اور انہیں لاجواب کیا اور ہماری خبر کو اس واحد اخبار نے بھی چھاپ دیا جس نے پہلے ہمارا ذکر تک نہیں کیا تھا۔

خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ قرآن عظیم میں بنیادی طور پر ایک ہی مضمون بیان ہوا ہے اور وہ ہے صراطِ مستقیم۔ یہ وہ راہ ہے جو اللہ تک پہنچاتی ہے اور اس سے ایک زندہ تعلق قائم کرتی ہے۔ اس سیدھی راہ سے بھٹکنے والی دائیں بائیں جو پگڈنڈیاں نکلتی ہیں وہ بنیادی طور پر دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ جن پر چلنے والوں کو سورۃ فاتحہ میں مغضوب کہا گیا۔ اور ایک وہ جن پر چلنے والوں کو ضال کہا گیا۔ یعنی ایک وہ جو اللہ تعالیٰ کے غضب تک لے جانیوالے راستے ہیں۔ اور ایک وہ جن پر چل کر انسان جو اللہ تعالیٰ کی یاد کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ صراطِ مستقیم سے بھٹک کر دوری کی پگڈنڈیوں کو اختیار کرتا ہے۔ اسی گمراہی کی سزا اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا غضب نہیں بلکہ اصلاح کیلئے اسلام نے جو تصور دوزخ اور جنت کا دیا ہے۔ ایسا انسان پہلے دوزخ میں جا کر اصلاح حاصل کرتا ہے اسکی روحانی صحت کو بحال کیا جاتا ہے۔ تب جا کر اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے دوری کو خواہ وہ ایک لحظے کیلئے ہی کیوں نہ ہو۔ صحیح انسانی فطرت برداشت نہیں کرتی اور ایسے قہر اور غضب کے تصور ہی سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم تلاوت کرتے وقت اس امر کو دریافت کرنا چاہیئے کہ وہ کونسا طریق، کونسا عمل اور زندہ رہنے کی وہ کونسی نہج ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ کونسے اعمال اور طریق ہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے بتایا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے ہیں۔ یا جن کے اختیار کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے متعلق فیصلہ دیتا ہے کہ تو مجھے بھول گیا۔ میں بھی تجھے بھول جاؤں گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے بھی محفوظ رکھے (اور اگرچہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھولتا تو نہیں لیکن ہم اس مفہوم کو اپنی زبان میں صرف یہی ادا کر سکتے ہیں۔) اور ان پگڈنڈیوں پر چلنے سے بھی بچائے جن پر چلنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ہمیں بھول جاتا ہے اور ہمیں اس قابل نہیں سمجھتا کہ وہ پیار کی نگاہ ہم پر ڈالے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھے اسی مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے خدا کرے کہ جماعت ہمیشہ بڑھتی ہوئی قربانیوں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ پیار کو حاصل کرنے والی ہو۔ اور جس مقصد کے لئے اسے قائم کیا گیا ہے اسے حاصل کرے۔ آمین۔

لیک ڈسٹرکٹ کو روانگی

چھ بجے شام لیک ڈسٹرکٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور نے احباب کو شرف مصافحہ و معانقہ بخشا حضرت صاحبزادہ مرزا مسعود احمد صاحب سلمہ محترم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب اور صاحبزادی سیدہ امۃ الحی بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب و بیگم صاحبہ الوداع کہنے کے لئے Wakefield تک جو ہڈرسفیلڈ سے کم و بیش پچیس میل کا فاصلہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ آئے۔ واپس جانے کا راستہ آنے والے راستہ سے مختلف تھا آتے وقت تو کر بیچ سے ملن تھارپ Milnthorpe پھر A-6 سے M-6 اور M-62 سے M-6 کے ذریعے ہڈرسفیلڈ پہنچے تھے۔ جاتے وقت بریڈفورڈ، شپلے (Shipley) الکلے Ilkley کلیفم (Clapham) انگلٹن (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی راہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں

(مسیح موعودؑ)

از مکرم میاں غلام رسول - اعوان بلاک وی ڈیرہ غازیخان (۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے اور اپنی قدرت دکھلانے کے لئے پیدا کرنا اور ترقی دینا چاہا ہے تا محبت الٰہی دنیا میں پھیلے"۔

ان ملفوظات کے پیش نظر اس جماعت کا پیدا ہونا خدا تعالیٰ کے جلال کے ظہور اور اس کی قدرت نمائی کے لئے ہے تا دنیا والوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا یقین ہو جائے اور وہ جان لیں کہ اُن کا خدا بے انداز قدرتوں کا مالک ہے اور صرف اس کی ذات ہی محبت کے لائق ہے۔ پس اس جماعت کا قائم ہونا اور عظیم مخالفتوں کے باوجود بتدریج بڑھتے چلے جانا خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان ہے۔ دشمنوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ اس پودہ کو مسل ڈالیں۔ لیکن اس قدرت والے خدا نے اس کو قائم رکھا۔ اس کی نشو ونما کی اور اب یہ پودہ بڑھتے بڑھتے ایک تناور درخت بن گیا ہے۔ اب اس کا مٹانا کسی کے بس کا روگ نہیں بلکہ یہ درخت اب ساری دنیا پہ محیط ہو جائے گا۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ قومیں اس کے سایہ اور پھلوں سے مستفیض ہوں گی۔ زمین وآسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ یہ موعود من اللہ کا کلام ہے جو حرف بحرف پورا ہوگا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔ اگر دنیا کی ساری قومیں اس کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہو جائیں تو وہ ناکام ہوں گی۔ اسلام اور احمدیت دنیا پہ غالب آکر رہیگی۔ انشاء اللہ

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم لوگ جو اس جماعت سے وابستہ ہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور تقویٰ اور طہارت، اخلاص و وفا میں بڑھتے چلے جائیں تا خدا تعالیٰ کی محبت دنیا میں پھیلے۔ ہم خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور اس کی رضا کی راہوں کو ڈھونڈنے والے ہوں۔ ہمارا مقصود اور مطلوب وہی ہو۔ غیر اللہ کا خیال دل سے نکل جائے اور صحیح معنوں میں ہمارے اندر لا الٰہ الا اللہ آجائے۔ یعنی سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کچھ نہ رہ جائے۔ ہم صحیح معنوں میں خدا پرست بن جائیں۔ دنیا پرست ہوس پرست یا نفس پرست نہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ ہم تقویٰ طہارت اور دیانت میں بڑھتے بڑھتے محسنین بن جائیں کیونکہ تقویٰ انسان کو محسن۔ اہل سرور۔ اور اہل حسن و عشق بناتا ہے اور نفس کو منکرات سے بچا کر نفس مطمئنہ بنا دیتا ہے۔ اور جب نفس مطمئنہ بن جائے تو وہ بارگاہِ جمال کی بزم میں پہنچ جاتا ہے جہاں سرور حسن کے جلوے۔ قرب و حضور کی سعادت اور ہمکلامی کا شرف ملتا ہے۔ پس دیدِ دوست زندگی بھی ہے اور حاصل زندگی بھی۔

کسی نے صحیح کہا ہے کہ ؎

جسے تیری محبت مل گئی ہے
اسے دنیا میں جنت مل گئی ہے

لیکن اصل چیز تو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت ہے اور اسی سے انسان قرب کی منزل طے کرتے کرتے انعام یافتہ گروہ میں شامل ہو جاتا ہے یاد رکھو کہ جب خدا اور رسول کی اطاعت میں لذت ملے اور نفس کی خواہشات مٹ جائیں تو سمجھو کہ وہ کامیاب ہو گیا بامراد ہو گیا۔ کیونکہ اطاعت سے معرفت۔ معرفت سے محبت اور محبت سے عشق پیدا ہوتا ہے جو حاصل زندگی ہے اللہ والے سچ کہتے ہیں کہ عشق محرم راز ہے اور عقل تماشائی ہے ؎

بو علی اندر غبارِ ناقہ گم
دستِ رومی پردہ محمل گرفت

لوہا جب آگ میں ڈالا جاتا ہے تو وہ آگ کی گرمی سے اپنے وجود کو مٹا کر آگ بن جاتا ہے۔ اور اس سے آگ کے خواص ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ صوفیاء کہتے ہیں کہ جب عاشق پر عشق کا غلبہ ہوتا ہے تو سوائے محبوب کی ذات کے اسے اور کوئی چیز نظر نہیں آتی اور یہی انتہائے محبت ہے۔ اپنے وجود کو کھو کر یکرنگ ہو جاتا ہے۔ عشق کی علامت ہے۔ انسان جب اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو جاتا ہے تو اس پہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ چڑھ جاتا ہے۔ اس سے بھی وہ صفات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عاشقان الٰہی جو بات بھی منہ سے کہہ دیتے ہیں وہ اسی طرح ہو جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوست جب دعا کی درخواست کرتے تو حضور فرماتے اچھا دعا کریں گے تو وہ بات اسی طرح ہو جاتی تھی۔ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ صرف توجہ سے خدائی تقدیر اسباب کا رنگ پکڑ لیتی اور وہ کام ہو جاتے۔

حضرت منشی ظفر احمد رحمۃ اللہ علیہ کپورتھلہ والے حضور کے پسندیدہ غلاموں میں سے تھے اور اُن چند خوش نصیب انسانوں میں سے تھے۔ جن کو حضور کی صحبت نے کندن بنا دیا تھا فرماتے ہیں۔ کہ ایک دن میں اور منشی اروڑے خاں اکٹھے قادیان آئے ہوئے تھے۔ سخت گرمی کا موسم تھا بارش رکی ہوئی تھی جب ہم رخصت ہونے لگے تو منشی اروڑے خاں صاحب نے حضرت صاحب کو عرض کی۔ کہ حضور گرمی سخت ہے ایسی دعا فرما دیں کہ ایسی بارش ہو کہ بس اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اچھا اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ میں نے ساتھ ہی ہنس کر یہ عرض کیا۔ کہ حضور یہ دعا ان کے لئے کریں میرے لئے نہ کریں۔ (میں ذرا بے تکلف تھا) آپ اس پہ مسکرا دئے۔ جب ہم قادیان سے باہر نکلے بادل کا نشان نہ تھا۔ یکلخت بادل آیا اور بارش شروع ہو گئی اور اس زور کی بارش ہوئی کہ سب جل تھل ہو گیا۔ راستے میں کنارے کے گڑھے پُر ہو گئے ہمارا یکہ خندق کے پاس سے گذر رہا تھا ایسا ہوا کہ وہ یکلخت الٹ گیا۔ اور اتفاق ایسا ہوا کہ منشی صاحب خندق کے درمیان میں جا گرے اور میں اوپر۔ منشی صاحب کے اوپر بھی پانی اور نیچے بھی پانی۔ اور میں بچ گیا۔ دونوں کو چوٹ نہ آئی۔ میں نے ہنس کر کہا کہ لو اوپر بھی پانی اور نیچے بھی پانی۔ اس قسم کی دعا اور بھی کرا لو۔ پھر سارا راستہ ہنستے مسکراتے ہوئے گذارا رومی سچ کہتا ہے کہ ؎

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

مامورین اور صالحین کے یہی معنی ہیں۔ حضور کی ذرا سی توجہ سے خدا تعالیٰ کی قدرت کا ظہور ہوا اور وہ بات پوری ہو گئی جو ان دونوں نے کہی تھی۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ منشی ظفر احمد صاحب سناتے ہیں کہ میں کپورتھلہ کی ایک عدالت میں اپیل نویس تھا۔ یہ عارضی ملازمت تھی اور تنخواہ بھی قلیل تھی۔ بظاہر میری ترقی کی کوئی امید نہ تھی ایک دفعہ میں حضور کے پاؤں دبا رہا تھا۔ عرض کیا کہ "حضور مجھے اپیل نویس ہی رہنے دینا ہے"۔

حضور نے فرمایا کہ اس میں آزادی ہے آپ اکثر ہمارے پاس آجاتے ہیں اور زیادہ عرصہ لگ جاتا ہے۔

پھر کچھ وقفہ کے بعد فرمایا۔ اچھا یوں ہو کہ منشی اروڑے خاں کہیں اور چلے جائیں (وہ سررشتہ دار تھے) اور آپ ان کی جگہ ملازم ہو جائیں۔ خدا کی شان کہ بات من وعن اس طرح پوری ہوئی۔ حضور کی زندگی تک تو میں اپیل نویس رہا اور حضور کی خدمت میں بکثرت سے حاضر رہا۔ وصال کے بعد منشی اروڑے خاں صاحب نائب تحصیلدار ہو گئے اور میں سررشتہ دار لگ گیا۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی کرتے کرتے ہائی کورٹ کا رجسٹرار ہو گیا وہ یوں ہوا کہ جس جج کے ساتھ میں کام کرتا تھا وہ آہستہ آہستہ جج کے عہدہ سے ترقی کر کے چیف جج بن گیا۔ اور وہ مجھے بھی ساتھ لے گیا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ

؎ تری نگاہ سے ذرے بھی مہر و ماہ بنے
گدائے بے سروساماں جہاں پناہ بنے

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کتنا شاندار مظاہرہ ہے۔ کہ جو کچھ حضور نے فرمایا وہی پورا ہوا پس جب اللہ تعالیٰ کا بندہ محسنین کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کی ہر بات حسین بن جاتی ہے۔ اور اس سے خدائی صفات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اس بات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور رنگ میں سمجھا دیا ہے کہ جب بندہ اپنے مولیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نوافل کے ذریعہ سے اس کی اطاعت میں بڑھتا ہے۔ یعنی صرف فرائض کی بجاآوری سے اس کی تسکین نہیں ہوتی۔ نوافل کو بھی اپنا شعار بناتا ہے اور اطاعت اور محبت میں بڑھتا چلا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی زبان بن جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے۔ ہاتھ بن جاتا ہے جس سے پکڑتا ہے وہ پاؤں بن جاتا ہے۔ جن سے چلتا ہے آنکھیں بن جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے گویا تخلقوا باخلاق اللہ کے رنگ میں رنگین ہو کر۔ خدائی صفات کا مظہر بن جاتا ہے اور یہی عبادت کا کمال ہے۔

پس اے جماعت احمدیہ کے پاک گروہ سے تعلق رکھنے والو اپنے آپ کو بقول حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کرنے والا اور اس کی قدرت دکھلانے والا بناؤ۔ اطاعت اور اخلاص و وفا میں اس قدر ترقی کرو کہ حضور کی یہ بات سچی ثابت ہو جائے کہ تم ہی وہ گروہ ہو جن کے متعلق حضور نے یہ علامت بتلائی۔ اور جب یہ بات ہو گی۔ تو اللہ تعالیٰ کے غلبہ کا دن بھی قریب آ جائیگا۔ انشاء اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خواجہ غلام نبی صاحب گلکار انور مرحوم کی وفات پر

کشمیری حلقوں کا اظہارِ تعزیت

خواجہ غلام نبی گلکار انور جو تحریک آزادیٔ کشمیر کے بانیوں میں سے ہیں ۱۸ر جولائی ۱۹۷۳ء کو مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی عمر ۷۲ برس کے قریب تھی۔ آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور ۱۸ر جولائی کو ان کی وصیت کے مطابق مقبرہ بہشتی نامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

گلکار صاحب کی وفات کو کشمیری حلقوں میں گہرے رنج و غم سے سنا گیا۔ ۱۸ر جولائی کو جب ان کی وفات کی خبر مظفر آباد پہنچی تو تمام حلقوں میں جو گلکار صاحب کی قومی قربانیوں سے واقف تھے صفِ ماتم بچھ گئی اسی دن گیارہ بجے پروگرام کے مطابق صدر آزاد کشمیر سردار عبد القیوم خان کی صدارت میں آزاد جموں و کشمیر کے ایڈیٹروں کا اجلاس منعقد ہوا جس میں [illegible] مدیران جرائد موجود تھے۔ اس میں میر عبد العزیز مدیر "انصاف" کی تجویز پر حسب ذیل قرارداد پیش ہوئی جو جناب صدر کی صدارت میں بالاتفاق رائے منظور ہوئی "قرارداد" یہ ہے:

"جموں و کشمیر کے مدیران جرائد کا یہ اجلاس خواجہ غلام نبی گلکار سابق ایڈیٹر روزنامہ "ہمارا کشمیر" و سابق صدر جموں و کشمیر ایڈیٹرز کانفرنس کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ابتدائے تحریک حریت سے خواجہ غلام نبی گلکار نے آزادیٔ کشمیر کے لئے جو قربانیاں دی ہیں ان کے پیش نظر ان کی وفات ایک عظیم قومی نقصان ہے۔ اجلاس مرحوم کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔"

گلکار صاحب کی وفات پر سردار محمد ابراہیم صدر جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے ایک بیان میں مرحوم کی قربانیوں کا ذکر کیا اور ان کے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا۔ اسی طرح مسلم کانفرنس کے نائب صدر خواجہ محمد امین مختار نے ایک بیان میں مرحوم کی قربانیوں کو سراہا۔

آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے مرکزی سیکرٹری سید عنایت اللہ شاہ رضا راجوروی نے ایک بیان میں کہا کہ جولائی کا مہینہ جدوجہد تحریک آزادیٔ کشمیر میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اور اس سے آزادی کی بہت سی یادیں وابستہ ہیں اس سال اس نے ہمارے کئی ساتھیوں کو ہم سے جدا کر دیا جن کا ۱۳ر جولائی ۱۹۳۱ء سے براہ راست واسطہ تھا ان میں ممتاز مذہبی اور سیاسی راہنما پیر سید مقبول گیلانی اور خواجہ غلام نبی گلکار ۱۳ر جولائی کے واقعہ میں پہلے سیاسی قیدی تھے۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ کے ساتھ اور پیر صاحب نے شہدائے ۱۳ر جولائی کی تدفین میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا اسی ہفتہ میں آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن ڈاکٹر عبد الرحمٰن کوٹلی بھی ہم سے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مجھے ان دوستوں اور بزرگوں کی جدائی کا بے حد افسوس ہے میری دعا ہے کہ خداوند کریم مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

خواجہ غلام نبی گلکار اور ڈاکٹر عبد الرحمٰن کے ساتھ ایک عرصہ تک یہاں جماعت میں کام کرنے کا موقع میسر رہا اسی دوران پھر نظریاتی اختلاف کی وجہ سے گلکار صاحب مسلم کانفرنس سے الگ ہو گئے مگر محبت اور وضعداری میں کبھی بھی فرق نہ آنے دیا موت سے کس کو رستگاری ہے۔

پیر علی جان شاہ ایم ایل اے صدر آزاد کشمیر پیپلز پارٹی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے محترم جناب گلکار کی وفات سے سخت صدمہ ہوا۔ وطن کی آزادی کا شیدائی اور طویل جدوجہد کا ایک عظیم سپاہی ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ کس قدر بے غرض اور بے نیاز انسان تھا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

کشمیر لبرل سنٹر کے صدر خواجہ غلام دین وانی اور سیکرٹری میر عبد العزیز نے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کی قربانیوں کو سراہا اور ان کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ پیپلز پارٹی مظفر آباد کے ممبر خواجہ غلام رسول یاتو نے ان کو خراج عقیدت پیش کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مسٹر ظہور نقوی ایڈووکیٹ، شیخ عبد الحی ایڈووکیٹ، مشتاق احمد فاروقی ایڈووکیٹ مظفر آباد سے اور مسٹر کلیم اختر نے بذریعہ تار گلکار صاحب کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

۲۰ر جولائی کو جموں و کشمیر حریت پارٹی کا ایک اجلاس سینئر نائب صدر ڈاکٹر سید مہر حسین شاہ کی صدارت میں ہوا جس میں پیر سید مقبول شاہ گیلانی اور خواجہ غلام نبی گلکار کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور ان کی قومی خدمات کو سراہا گیا۔

آزاد کشمیر ریڈیو تراڑکھل سے خواجہ غلام دین وانی سابق وزیر مال آزاد کشمیر نے گلکار صاحب کی زندگی اور قربانیوں پر تقریر نشر کی۔

لاہور سے پیرزادہ عبد الحفیظ ہاشمی رکن مجلس عاملہ محاذ رائے شماری نے ایک بیان میں لکھا کہ مخلص اور خوددار رہنما غلام نبی گلکار انور کی وفات پر ہر آنکھ اشکبار ہے۔ آپ نے حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ مرحوم کی بیوہ اور سوگوار بچوں کی جب تک وطن واپس جانے کا بندوبست نہیں ہوتا ان کو معقول ماہوار الاؤنس دیا جائے۔

خواجہ غلام قادر سوپوری نے ایک بیان میں کہا کہ گلکار صاحب کو ان کی قربانیوں کے پیش نظر تاریخ ہمیشہ کشمیر کے مجاہد اوّل کے نام سے پکارے گی۔ وہ ہر نئے مکتب فکر کے موذن تھے۔

آپ نے کہا کہ سرحد کے ریفرنڈم میں ۴۶ء میں گلکار صاحب کی خدمات یادگار رہیں گی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

لبریشن لیگ نے منظور الحق ڈار کی صدارت میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا۔ محاذ رائے شماری (مقبول گروپ) کے صدر خواجہ مقبول بٹ، خواجہ غلام محمد لون، ڈاکٹر فاروق حیدر، خواجہ عبد الخالق انصاری انور صاحب کی وفات کے دن ہی ان کے گھر آئے اور اظہارِ تعزیت کیا۔ محاذ کے ایک نمائندہ خواجہ عبد الرشید جنازہ کے ساتھ ربوہ بھی گئے مرحوم کے لواحقین کے علاوہ خواجہ عبد الغفار ڈار سابق مدیر "اصلاح" سری نگر بھی گئے تھے۔

(بشکریہ ہفت روزہ انصاف راولپنڈی ۲۶ر جولائی ۱۹۷۳ء)

مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع

امسال مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ اجتماع ۲۴ر ماہ احسان ۱۳۵۲ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۷۳ء کو مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوا مرکز کی طرف سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب قائد ارشاد اور محترم بشیر احمد صاحب سیال نائب قائد ایثار نے شمولیت فرمائی۔

حسب پروگرام ۸ بجے صبح اجتماع کی کارروائی زیر صدارت محترم مولانا عبد المالک خان صاحب تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ صدر جلسہ کے مختصر افتتاحی خطاب کے بعد مولوی سید احمد علی صاحب فاضل نے درس قرآن مجید دیا۔ مولانا عبد المالک خان صاحب نے درس حدیث اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ نے درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔

ناظم ضلع مکرم احمد دین صاحب نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں پر تقریر فرمائی بعدہ علمی و دینی مقابلے ہوئے جن میں مندرجہ ذیل احباب نے امتیاز حاصل کیا۔

تقریری مقابلہ:- اول ملک مہر دین صاحب ترگڑی۔ دوم ملک سعادت حیات صاحب (قائم) حافظ آباد۔ سوم چوہدری غلام نبی صاحب قیام پور کلاں۔

مقابلہ حفظ قرآن:- اول محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ دوم محمد عبد اللہ صاحب ماگٹ اونچے چوہدری غلام احمد صاحب قیام پور۔

دینی معلومات:- اول ملک محمد دین صاحب ترگڑی دوم میاں محمد یوسف صاحب لوہری والا سوم محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ۔ کھانا اور ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرے اجلاس میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے برکات خلافت اور محترم مولانا احمد علی صاحب مربی سلسلہ نے خلافت ثالثہ کی تحریکات پر خطاب فرمایا۔ امیر مقامی مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب نے احمدیت کا درخشندہ مستقبل کے عنوان پر تقریر کی دو دوستوں نے قبولیت دعا کے واقعات سنائے۔ ان تقاریر کے بعد سوال و جواب کا پروگرام شروع ہوا جو کافی دیر جاری رہا اور بہت دلچسپ رہا سوال و جواب کے بعد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی اور پھر عہد دہرانے اور اجتماعی دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(قیادت اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

-4. AUG. 1973

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر انگلستان کے کوائف

بقیہ صفحہ ۲

Ingleton (انگلٹن) کو گئے (Keighley)
کیتھلی (Kendal) کینڈل سے
گرینج پہنچے۔

ایک خطرناک حادثہ

Keighley، Kendal، ٹیبیڈی مور Newby، Clapham سے واپس Moor کو گئے۔ کار نمبر دو کو جسے عزیزم مکرم سید ولی احمد شاہ چلا رہے تھے ایک خطرناک حادثہ پیش آگیا۔

جیسا کہ پہلے ذکر آچکا ہے اس کار میں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور خاکسار کے علاوہ دو صاحبزادگان مکرم مرزا غلام احمد صاحب اور مکرم مرزا انس احمد سلمہ سوار تھے۔ اس موقع پہ ہماری کار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کار سے الگ ہوگئی۔ ہم لوگ چند منٹ کے لئے رک گئے تھے ہم نے یہی خیال کیا کہ حضور کی کار ہمارے آگے جارہی ہے حالانکہ حضور کی کار ایک چائے کی دکان پر رک گئی تھی اور ہم آگے نکل آئے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک عجیب تصرف یہ ہوا کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے اصرار فرمایا کہ چائے نہیں پئیں گے۔ فرمایا کہ مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ نیز پاکستان سے روانگی کے دوران جب حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے سفر کے خیریت سے ختم ہونے کے لئے دعا کی۔ تو ہر بار باجوہ صاحب کی شکل ان کے سامنے آگئی اب بھی مصر ہوکر انہوں نے کار کو چائے کیلئے توقف کرنے سے روکا۔ اگر کار رک جاتی۔ تو بھی مقام حادثہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بہت دیر سے پہنچتے۔ حضور کی کار سے اس عارضی دوری کے دوران ہماری کار ایک خوفناک حادثے کا شکار ہوگئی۔

عزیز محترم سید ولی احمد شاہ صاحب بے حد احتیاط سے کار چلاتے ہیں۔ ہمارے آگے کاروں کی ایک لائن لگی ہوئی تھی دو تین کاروں کو ہم نے Overtake کیا۔ یہاں کراس یا اوورٹیک کرتے وقت سگنل دیتے ہیں۔ ولی شاہ صاحب باقاعدہ سگنل دے کر اوورٹیک کر رہے تھے کہ اچانک ایک سٹیشن ویگن جو ہمارے آگے بائیں طرف کی لین Lane میں تھی ہماری لین میں ہمارے برابر آگیا۔ یہ بات سراسر خلاف قاعدہ تھی۔ وین ہلکا سا ہماری [illegible] سے ٹکرایا ابھی راستہ ایک ہی لین میں دو گاڑیاں اکٹھی ہو گئیں۔ ولی شاہ صاحب نے ٹکر سے بچنے کے لئے گاڑی اور دائیں جانب لے جانے کی کوشش کی یہاں تک کہ وین نے ہمیں سڑک سے اتار دیا سڑک سے اترتے ہی سامنے ایک چار فٹ کے قریب اونچی پوسٹ تھی۔ کار اس سے بچ کر نکلی تو نیوبی NEWBY موڑ پر جو گھاس کا ایک ٹکڑا ہے جا پہنچی۔ ولی شاہ صاحب نے بریک لگایا ہوا تھا لیکن ایک تو ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ جس کی وجہ سے گھاس گیلی ہو چکی تھی۔ دوسرے کار کا رخ ڈھلان کی جانب تھا۔ کار گھاس پر سے تیرتی ہوئی چلی گئی۔ اس وقت رفتار چالیس میل سے کم نہ ہوگی۔ راستے میں آٹھ آٹھ انچ اونچے پتھر تھے جن کے اوپر سے پھلانگتی ہوئی ایک باڑ سے جا ٹکرائی اور نشیب میں جہاں پانی بھرا ہوا تھا رک کر چکنا چور ہوگئی چند لمحے تو سناٹے کا عالم طاری رہا جیسے خواب دیکھ رہے ہوں۔ میاں احمد کی طرف دیکھا تو ان کی ناک سے خون بہہ رہا تھا عزیز ولی شاہ اور میاں انس احمد کو کچھ چوٹیں آئی تھیں لیکن خیریت سے تھے۔ خاکسار بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے تھا۔ معمولی چوٹیں ٹانگوں پہ آئی تھیں۔ اسی اثناء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ حادثہ کے مقام پہ پہنچ گئے۔ وین کے علاوہ ایک کار اور رک گئی۔ برادرم مکرم باجوہ صاحب کے چہرے سے خون بہہ رہا تھا ایک آنکھ خون سے لت پت تھی۔ مشکل سے کار کا دروازہ کھولا گیا۔ ان کی سیٹ بھی ٹیڑھی ہوکر عجیب شکل اختیار کر چکی تھی۔ مکرم باجوہ صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوش میں تھے۔ لیکن کار کا فرنٹ اس قدر پاش پاش ہو چکا تھا۔ کہ دل میں سو طرح کے خیال آرہے تھے اور دل ہی دل میں دعائیں کر رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ باجوہ صاحب کو خیریت سے رکھے۔

تشریف لاتے ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اس گھاس کے میدان میں جہاں جگہ جگہ دلدل نما پانی سے بھرے ہوئے گڑھے تھے۔ بارش اور پانی میں بھیگتے ہوئے ہماری کار کے پاس تشریف لے آئے۔ برادرم مکرم باجوہ صاحب کو گاڑی سے نکال کر وہیں لٹا دیا گیا۔ ایک خاتون جو ہمارے حادثہ کو دیکھ کر رک گئی تھیں۔ انہوں نے فرسٹ ایڈ دی گرم گرم کافی بھی دی اس اثناء میں پولیس مقام حادثہ پہ پہنچ گئی۔ ایمبولینس کو بلوایا گیا لیکن ایمبولینس کے آنے میں ۲۰، ۲۵ منٹ کی دیر ہوگئی اس کی وجہ یہ تھی کہ ہمارے حادثے سے چند لمحے پہلے اسی علاقہ میں ایک اور ٹریفک کا حادثہ ہوا تھا ایمبولینس کار وہاں پہنچ گئی تھی۔ اس چند منٹ کے انتظار کے دوران انگلٹن پولیس سٹیشن کے انچارج سارجنٹ ونری (WINNERY) نے کئی بار معذرت کی بلکہ ہماری نسبت وہ زیادہ پریشان ہو رہے تھے اسی طرح ان کے نائب فلپسن بھی بے صبری سے ایمبولینس کے منتظر تھے۔

معجزانہ حفاظت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اور ہم سب خدام اللہ تعالیٰ کے حضور شکرگزار تھے۔ جس نے خاص فضل سے ہم سب کو اس حادثہ میں محفوظ رکھا۔ دیکھنے والے بھی حیران ہو رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے ایسے حادثے سے جس میں کار کا فرنٹ چکنا چور ہو گیا ہو۔ بچ نکلنا ایک عجیب معجزہ ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کار ہمارے اندازے کے خلاف ہمارے پیچھے رہ گئی تھی۔ ورنہ حضور آگے تشریف لے جاتے اور حضور کو پریشانی ہوتی اور ہم مقام حادثہ پر حضور کے بابرکت قرب سے محروم ہو جاتے۔ جلد ہی ایمبولینس آگئی۔ برادرم مکرم باجوہ صاحب اور محترم مرزا غلام احمد صاحب دونوں کو لینکاسٹر کی رائل انفرمری (ہسپتال) میں پہنچا دیا۔ راستے میں باجوہ صاحب کا خون زیادہ بہنا شروع ہوا تو ریڈیو ٹیلیفون پر ایمبولینس والوں نے پولیس کار بطور سکورٹ (ESCORT) منگوالیا جس کے سگنل کے باعث ٹریفک کو معطل کر دیا گیا اور ایمبولینس سیدھی ہسپتال پہنچ گئی۔ محترم باجوہ صاحب کا خون اس قدر ضائع ہوا تھا کہ پہلے ڈاکٹروں کو اس بات کی فکر پڑ گئی کہ خون کے ضیاع کی وجہ سے کوئی ناقابل تلافی نقصان نہ پہنچ جائے فوراً ہی ڈاکٹروں نے ایکس رے لئے اور علاج شروع کر دیا۔ مکرم باجوہ صاحب کو ہسپتال میں داخل کر لیا گیا۔ الحمد للہ کہ کوئی شدید ضرب نہیں آئی تھی ایک جگہ نچلے ہونٹ پر زخم آیا جہاں سے گوشت کا ٹکڑا اڑ گیا تھا چہرہ پر شیشہ لگنے سے جگہ جگہ زخم آئے۔ آنکھ کو (جہاں سے خون جاری تھا اور کئی زخم آنکھ کے اردگرد آئے تھے) اللہ تعالیٰ نے خاص فضل سے محفوظ رکھا۔ سارے عرصے میں برادرم باجوہ صاحب کے منہ سے ایک ہلکی سے آہ یا چیخ بھی نہیں نکلی۔ نہایت ضبط اور صبر سے زخموں کو برداشت کیا۔ بلکہ جب حادثے کے فوراً بعد خاکسار نے ان کا حال پوچھا تو کہنے لگے ڈیش بورڈ میں میری ٹوپی ہے وہ ضرور لے لیں اور گھڑی بھی گر گئی ہے اسے بھی دیکھ لیں۔ نیز خود ہی جیب سے کیش بھی نکال کر تھما دیا۔ میاں احمد کی ناک پر Fracture ہوا ہے لیکن ڈاکٹروں نے کوئی ڈریسنگ نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناک کا نقشہ درست ہے کچھ swelling ضرور ہوئی ہے جس کے نتیجہ میں آج کل میاں احمد منہ سے دہرا کام لیتے ہیں۔ یعنی کھاتے پیتے بھی منہ سے ہیں اور سانس بھی منہ کے راستے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور اس کی رحمت نے حفاظت کی پچھلی سیٹ پر بیٹھنے والوں میں سے مکرم میاں انس احمد صاحب کو چوٹیں زیادہ آئی ہیں اور ابھی تک چلتے وقت لنگڑا کر چلتے ہیں اور خاصی تکلیف میں ہیں لیکن اس تکلیف پر وہ خود بھی اور ہم لوگ بھی خوب محظوظ ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی بجا لاتے ہیں کہ اس نے اپنے فضل سے معجزانہ رنگ میں ہم سب کو محفوظ رکھا الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔ آج کل پچھلی سیٹ بیٹھنے والے ہم تینوں کی ٹانگیں سوج کر خاصی موٹی ہو رہی ہیں۔

خاکسار اور عزیز سید ولی احمد شاہ پولیس سٹیشن پر پولیس کی گاڑی پر ہی انگلٹن کے پولیس سٹیشن گئے۔ سٹیشن نہایت صاف ستھرا اور جدید طرز کا بنا ہوا ہے۔ پہلے ہماری مرہم پٹی کی گئی پھر چائے پیش کی گئی گیراج والوں کو فون کیا کہ آکر کار کو گیراج میں لے جائیں۔ گرینج ہوٹل میں بار بار فون کیا کہ رات کے سفر اور بارش کی وجہ سے پارٹی کا ایک حصہ پریشان ہے اور جاننا چاہتا ہے کہ حضور کی کار گرینج ہوٹل میں پہنچی ہے یا نہیں ہسپتال میں فون کیا اور زخمیوں کی خیریت دریافت کی۔ فون پر حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہوا کہ مقام حادثہ پہ کار میں ضروری کاغذات اور پاسپورٹ وغیرہ کا پتہ کیا جائے اندھیرا ہو رہا تھا اور بارش ہو رہی تھی لیکن سارجنٹ ونری (Winnery) نہایت خندہ پیشانی سے ہمیں واپس مقام حادثہ پہ لے گئے۔ سارجنٹ [illegible] دلدل میں سے گزرنے کے لئے رکھ لئے۔ ٹارچ بھی لی۔ مقام حادثہ پہ پہنچ کر اپنی گاڑی کی روشنیاں مجروح کار کی طرف کر دیں کچھ کاغذات وغیرہ گاڑی سے ہم نکال لائے ہم دونوں کے بیان لئے گئے اور حادثہ کی تفاصیل نوٹ کی گئیں گراج والے گاڑی کو دیکھنے کے بعد رپورٹ دینے آئے کہ بہتر ہوگا کہ دن کے وقت گاڑی کو گراج میں لے جایا جائے۔ رات کے وقت ٹیکسی بھی نہیں مل رہی تھی یہاں ایک ہی ٹیکسی ڈرائیور ہے وہ مکان پہ نہیں تھا۔ اس کی بیوی نے فون پر بتا دیا کہ [illegible] گیا ہے۔ شراب کا گھونٹ پینے گیا ہوا ہے نہ جانے کب آئے۔ اور خاصی رقم کا بطور کرایہ مطالبہ کیا۔ اس پر سارجنٹ کے چہرے پر تشویش کے آثار ظاہر ہوئے اور آپس میں ان لوگوں نے کچھ گفتگو کی جس کا اندازہ ہم نے یہ لگایا کہ جیسے ان کے نزدیک کرائے کا مطالبہ اندازے سے زیادہ کیا گیا ہے اس اثناء میں دونوں سارجنٹ اور ان کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائب باہر گئے اور ایک نوجوان کو جو شراب کے نشے میں دھت تھا اور جس کے کپڑے خون سے لت پت ہو رہے تھے پولیس سٹیشن کے اندر لے آئے۔ اس نوجوان کا یوم پیدائش تھا۔ شراب پی کر بدمستی میں اس نے ایک دکان کی کھڑکی کو مکا مار کر توڑ دی تھی۔ شیشے کے ٹوٹنے سے اسے زخم بھی آئے تھے فوراً ہی ڈاکٹر بھی یہ ٹیسٹ لینے کے لئے آ گیا کہ آیا اس نے شراب پی ہوئی ہے یا نہیں۔ پھر پولیس نے خود بخود ہی ہمیں پولیس کی گاڑی پر بٹھا کر پہلے لنکاسٹر کے رائل ہسپتال میں پہنچایا جہاں مکرم ڈاکٹر میاں احمد ہمارے منتظر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہسپتال والوں نے کس طرح مستعدی اور تندہی سے برادرم مکرم باجوہ صاحب کا اور میاں احمد کا علاج کیا۔

لنکاسٹر سے فلپ سن صاحب ہمیں گرینج ہوٹل میں گرینج اور سنڈیز لے آئے۔ کوئی ۲½ بجے صبح کا وقت ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ابھی تک ہم خدام کے منتظر بیٹھے تھے۔ اور مکرم برادرم باجوہ صاحب کی صحت کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ یہیں ہوٹل میں کار کے باقی افراد یعنی صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے شہادتی بیانات بھی لے لئے گئے۔ بیانات کے خاتمے پہ خاصی دیر ہو چلی تھی۔ اور حضور اپنے کمرے میں تشریف لے جا چکے تھے۔ لیکن اس کے بعد حضور نے ہمیں یاد فرمایا اور بعض تفاصیل دریافت فرمائیں۔

۲۱ جولائی ۱۹۷۳ء

آج ہفتہ کی صبح کو تقریباً گیارہ بجے صبح گرینج ہوٹل کے کمرے خالی کر دیئے گئے اور ایمبل سائڈ پارک ہوٹل Ambleside Park Hotel میں آ ٹھہرے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کمرے کا نمبر ۷ ہے۔ حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج سارا دن برادرم مکرم باجوہ صاحب کی صحت کے لئے بہت فکر مند رہے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مکرم امام بشیر احمد صاحب رفیق اور خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ جا کر باجوہ صاحب کی صحت کی خبر لے کر آئیں۔ بارش ہو رہی تھی سارا راستہ اپنے پیارے بھائی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج حالت بہت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ ساتھ والے بستر کے مریض نے بتایا کہ آج کی حالت کا اور کل کی حالت کا مقابلہ ہی نہیں۔ باجوہ صاحب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کا شفقت سے بھرا ہوا سلام ان تک پہنچایا اور طبیعت پوچھی۔ باجوہ صاحب نے بھی اپنے آقا کو والہانہ سلام پہنچانے کے لئے کہا اور دعا کی درخواست کی۔ آنکھ کے اوپر اور ہونٹ کے اندر اور باہر ٹانکے لگے ہوئے تھے۔ پرسوں یعنی پیر ۲۳ کی صبح کو ہسپتال سے فارغ ہونے کے قابل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب اور عزیزم منیر احمد صاحب (والد و فرزند باجوہ صاحب) اتفاق سے لندن سے باہر تھے۔ اس لئے حادثے کا ان کو ابھی تک علم نہیں ہو سکا۔ ہسپتال والوں نے باجوہ صاحب کے خون سے لت پت کپڑے سنبھال کر رکھے ہوئے تھے جو ہسپتال والوں نے باجوہ صاحب سے اجازت لے کر ہمیں دے دیئے۔

عزیز سید ولی احمد شاہ پر اس حادثے کا بے حد اثر ہے اور وہ بار بار اس غم کا اظہار کرتے ہیں کہ ان کی وجہ سے اور ان کی کار کے حادثہ کے باعث پیارے آقا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ حضرت بیگم صاحبہ کو پریشانی ہوئی۔ سب نے انہیں بہت تسلی دی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ہے کہ اس نے اپنے خاص رحم سے اور احسان سے درحقیقت سب کو معجزانہ طور پر محفوظ رکھا ہے۔ لیکن ان کا یہ غم دور نہیں ہوتا۔ دراصل یہ غم ان کی اس محبت اور عشق کا آئینہ دار ہے جو انہیں اور ہر خادم کو اپنے پیارے امام اور آقا سے ہے۔

شفقت و محبت کی خوشبو سے معطر سلام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضور ساری جماعت کو شفقت اور محبت کی خوشبو سے معطر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کا تحفہ بھجواتے ہیں۔ نیز ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سفر کے بابرکت ہونے اور بخیر و عافیت واپسی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ ظہور۔ کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم امیر صاحب مقامی کی زیر ہدایت محترم مولانا عبد[المالک] خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں احمدیت کی امتیازی خصوصیت یعنی اللہ تعالیٰ پر زندہ اور کامل ایمان کا ذکر کرتے ہوئے اس خصوصیت کے تقاضوں اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی تلقین فرمائی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

نُصرت جہاں ریزروفنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

جن مخلصین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے سو فیصد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کی ایک اور فہرست دعا اور ریکارڈ کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے۔ یہ فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بھی پیش ہوئی حضور نے دعا فرمائی اور جزاھم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال میں برکت دے۔ اور انہیں غلبہ اسلام کی خاطر بیش از بیش قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزروفنڈ)

نمبر شمار	نام چندہ دہندگان	رقم
	صف سوم	
۸۲۶	محترمہ مجیلی بی بی صاحبہ بنت مکرم احمد دین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۷۵۰ روپے
۸۲۷	مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ [illegible]	۵۰۰ "
۸۲۸	محترمہ العبہ بی بی رشیدہ بیگم رحمت بی بی چک ۸۸ ج ب ضلع لائل پور	۵۰۰ "
۸۲۹	" ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب حیدر آباد	۵۰۰ "
۸۳۰	" رانا اسد اللہ خان صاحب "	۵۰۰ "
۸۳۱	" چوہدری محمد احمد صاحب منیر ملتان شہر	۵۰۰ "
۸۳۲	" رانا مختار احمد صاحب مع برادران بشیر آباد فارم سندھ	۵۰۰ "
۸۳۳	" خورشید حسین صاحب ڈھاکہ حال گلبرگ لاہور	۵۰۰
۸۳۴	محترمہ ریحانہ خورشید صاحبہ بیگم مکرم خورشید حسین صاحب ڈھاکہ حال گلبرگ لاہور	۵۰۰
۸۳۵	" مرزا محمد اکرم صاحب نیو ٹاؤن کراچی	۵۰۰
۸۳۶	" محمد شریف صاحب باجوہ بیارڈنگ انچارج سیالکوٹ	۵۰۰
۸۳۷	محترمہ عشرت عتیقہ تسنیم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب چیمہ سکھو نہر سیالکوٹ	۵۰۰ "
۸۳۸	" چوہدری نذیر احمد صاحب مع والدین فیملی پلاننگ آفیسر خانیوال ملتان	۵۱۴ "
۸۳۹	" چوہدری شریف احمد صاحب بھٹی چک ۹۶ شمالی ضلع سرگودھا	۵۰۰ "
۸۴۰	" چوہدری غلام احمد صاحب "	۵۰۰ "
۸۴۱	" صوبیدار غلام رسول صاحب معذور کیمپ شوگر ملز منڈی بہاؤالدین	۵۰۰ "
۸۴۲	" دوست محمد صاحب والد تاج دین صاحب ادرحمہ ضلع سرگودھا	۵۰۰ "
۸۴۳	" شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ لائل پور	۵۰۰ "
۸۴۴	" صغیر احمد صاحب چیمہ دستگیر سوسائٹی کراچی حال ربوہ	۵۰۰ "
۸۴۵	" چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھٹی چک ۳۷۵ ٹی ڈی اے ضلع مظفر گڑھ	۵۰۰ "
۸۴۶	محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شاہسوار صاحب چک ۲۰ گجرات	۱،۰۰۰ "
۸۴۷	" خواجہ عبد الحفیظ صاحب کیمبل پور	۵۰۰ "
۸۴۸	" سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب سابق ہیڈ ماسٹر دارالعلوم ربوہ	۵۰۰ "
۸۴۹	لجنہ اماء اللہ ڈیرہ غازیخان	۵۴۰ "
۸۵۰	" عبد الحمید صاحب جاوید چک ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر	۵۰۰ "
۸۵۱	" چوہدری محمد علی صاحب نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر	۵۰۰ "
۸۵۲	" چوہدری افتخار احمد صاحب منجانب والدہ صاحبہ جہلم	۵۰۰ "
۸۵۳	امۃ الحفیظ عفت صاحبہ عبد الحکیم ضلع ملتان	۵۰۵ "
۸۵۴	" چوہدری غلام رسول صاحب دھرم پورہ لاہور	۵۰۰ "
۸۵۵	محترمہ نعمہ شاہ بنت سید سرفراز حسین صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ	۵۰۰ "
۸۵۶	" ڈاکٹر ولی محمد صاحب لائل پور	۵۰۰ "
۸۵۷	" شریف احمد صاحب ملتان	۵۰۰ "
۸۵۸	" چوہدری منظور احمد صاحب کاہلوں ملتان	۵۵۰ "

(باقی)